جھوٹ کی تباہ کاریاں

ہفتہ وار سنتوں بھرے اجتماع میں ہونے والا
سنتوں بھرا بیان

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ وَالصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی سَیِّدِ الْمُرْسَلِیْنَ ط

اَمَّا بَعْدُ! فَاَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْم ط بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْم ط

اَلصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلَیْكَ یَا رَسُوْلَ اللّٰہ وَعَلٰی اٰلِكَ وَاَصْحٰبِكَ یَا حَبِیْبَ اللّٰہ

اَلصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلَیْكَ یَا نَبِیَّ اللّٰہ وَعَلٰی اٰلِكَ وَاَصْحٰبِكَ یَا نُوْرَ اللّٰہ

نَوَیْتُ سُنَّتَ الْاِعْتِکَاف (ترجمہ: میں نے سُنّتِ اعتکاف کی نیّت کی)

جب بھی مسجد میں داخل ہوں، یاد آنے پر نفلی اعتکاف کی نیّت فرمالیا کریں، جب تک مسجد میں رہیں گے، نفلی اعتکاف کا ثواب حاصل ہوتا رہے گا اور ضِمناً مسجد میں کھانا، پینا، سونا بھی جائز ہو جائے گا۔

دُرودِ پاک کی فضیلت:

حضرتِ عبدُاللہ بن سَلام رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ اپنے بھائی حضرتِ عُثمان رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ سے مُلاقات کے لیے گئے تو وہ بہت خُوش دِکھائی دیے اور کہنے لگے: میں نے آج رات خواب میں سرکارِ مدینہ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کا دِیدار کیا، آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے مجھے ایک ڈول (یعنی برتن) عطا فرمایا، جس میں پانی تھا، میں نے پیٹ بھر کر پیا، جس کی ٹھنڈک ابھی تک محسوس کر رہا ہوں۔ اُنہوں نے پُوچھا: آپ کو یہ مَقام کیسے حاصِل ہوا؟ جواب دِیا: نبیِّ اکرم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ پر کثرت سے دُرودِ پاک پڑھنے کی وجہ سے۔ (سعادۃ الدارین، ص: ۱۴۹، از جھوٹا چور، ص:۱)

دِیدار کی بِھیک کب بٹے گی؟
منگتا ہے اُمّید وار آقا!

(ذوقِ نعت، ص:۴۶)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! حُصُولِ ثواب کی خاطِر بَیان سُننے سے پہلے اَچّھی اَچّھی نیّتیں کر لیتے ہیں۔ فرمانِ مُصْطَفٰے صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ **"نِیَّۃُ الْمُؤْمِنِ خَیْرٌ مِّنْ عَمَلِہٖ"** مُسلمان کی نیّت اُس کے عمل سے بہتر ہے۔ (اَلْمُعجَمُ الکبیر لِلطّبرانی ج ٦ ص ١٨٥ حدیث ٥٩٤٢)

دو مَدَنی پھول: (١) بِغیر اَچّھی نیّت کے کسی بھی عملِ خَیر کا ثواب نہیں ملتا۔

(٢) جِتنی اَچّھی نیّتیں زِیادہ، اُتنا ثواب بھی زِیادہ۔

بَیان سُننے کی نیّتیں:

نگاہیں نیچی کیے خُوب کان لگا کر بَیان سُنُوں گا ❀ ٹیک لگا کر بیٹھنے کے بجائے عِلْمِ دِیْن کی تعظیم کی خاطر جہاں تک ہو سکا دو زانو بیٹھوں گا ❀ ضَرورَتاً سِمَٹ سَرک کر دوسرے کے لیے جگہ کُشادہ کروں گا ❀ دھکّا وغیرہ لگا تو صَبْر کروں گا، گُھورنے، جِھڑکنے اور اُلجھنے سے بچوں گا ❀ صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب، اُذْکُرُوااللّٰہَ، تُوْبُوْا اِلَی اللّٰہِ وغیرہ سُن کر ثواب کمانے اور صدا لگانے والوں کی دل جُوئی کے لئے بُلند آواز سے جواب دوں گا ❀ بَیان کے بعد خُود آگے بڑھ کر سَلَام و مُصَافَحہ اور اِنْفِرادی کوشش کروں گا۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

بَیان کرنے کی نیّتیں:

میں بھی نیّت کرتا ہوں ❀ اللہ عَزَّوَجَلَّ کی رِضا پانے اور ثواب کمانے کے لئے بَیان کروں گا ❀ دیکھ کر بَیان کروں گا ❀ پارہ 14، سُوْرَۃُ النَّحل، آیت 125: **اُدْعُ اِلٰى سَبِیْلِ رَبِّكَ بِالْحِكْمَةِ وَالْمَوْعِظَةِ الْحَسَنَةِ** (تَرجَمۂ کنزالایمان: اپنے رَبّ کی راہ کی طرف بُلاؤ پکّی تدبیر اور اَچّھی نصیحت سے) اور بُخاری شریف (حدیث 4361) میں وارِد اِس فرمانِ مُصْطَفٰے صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ: **بَلِّغُوْا عَنِّیْ وَ لَوْ اٰیَۃً**۔ یعنی "پہنچادو میری طرف سے اگرچِہ ایک ہی آیت ہو" میں دیئے ہوئے اَحکام کی پَیروی کروں گا

www.dawateislami.net

❀ نیکی کا حکم دوں گا اور بُرائی سے منع کروں گا ❀ اَشعار پڑھتے نیز عَرَبی، اَنگریزی اور مُشکِل اَلفاظ بولتے وَقت دل کے اِخلاص پر توَجُّہ رکھوں گا یعنی اپنی عِلْمِیَّت کی دھاک بِٹھانی مقْصُود ہوئی تو بولنے سے بچوں گا ❀ مَدنی قافلے، مَدنی انعامات، نیز علاقائی دَورہ، برائے نیکی کی دعوت وغیرہ کی رَغْبَت دِلاؤں گا ❀ قَہقَہہ لگانے اور لگوانے سے بچوں گا ❀ نظر کی حِفاظَت کا ذِہن بنانے کی خاطِر حتَّی الْاِمْکان نگاہیں نیچی رکھوں گا۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

جھوٹ بولنا چھوڑ دو!

ایک شَخْص سرکارِ نامدار، دوعالَم کے مالِک و مُختار صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کی خِدْمت میں حاضِر ہوا اور عَرْض کی: میں آپ پر اِیمان لانا چاہتا ہوں مگر میں شَراب نَوشی، بدکاری، چوری اور جُھوٹ سے مَحبَّت رکھتا ہوں اور لوگ یہ کہتے ہیں کہ آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ اِن چیزوں کو حَرام کہتے ہیں، جبکہ مجھ میں اِن تمام چیزوں کے تَرک کرنے کی طاقت نہیں ہے، اگر آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ اِس بات پر راضی ہوجائیں کہ میں اِن میں سے کسی ایک چیز کو تَرک کردوں تو میں آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ پر اِیمان لانے کو تیّار ہوں۔ نبیِّ رحمت، مالکِ کوثر وجنّت صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے اِرشاد فرمایا: تم جُھوٹ بولنا چھوڑ دو! اُس نے اِس بات کو قَبول کرلیا اور مُسلمان ہوگیا، جب وہ نبیِّ کریم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کے پاس سے گیا تو اُسے شراب پیش کی گئی، اُس نے سوچا اگر میں نے شراب پی لی اور نبیِّ کریم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے مجھ سے شراب پینے کے مُتعلِّق پُوچھا اور میں نے جُھوٹ بول دیا تو عہد شِکنی ہوگی اور اگر میں نے سچ بولا تو آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ مجھ پر حَد قائم کردیں گے، یہ سوچ کر اُس نے شراب کو تَرک کردیا، پھر اُسے بدکاری کرنے کا موقع مُیَسَّر آیا تو اُس کے دل میں پھر یہی خیال آیا، لہٰذا اُس نے اِس گُناہ کو بھی تَرک کردیا، اسی طرح چوری کا مُعاملہ ہوا، پھر وہ رسولِ اکرم، نُورِ مُجَسَّم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ

www.dawateislami.net

وَسَلَّمَ کی خِدْمت میں حاضِر ہوا اور کہنے لگا! یا رَسُوْلَ اللہ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ! آپ نے بہت اچھا کِیا کہ مجھے جُھوٹ بولنے سے روک دیا اور اس نے مجھ پر تمام گُناہوں کے دروازے بند کر دیئے، اِس کے بعد وہ شَخْص تمام گُناہوں سے تائب ہو گیا۔ (تفسیرِ کبیر، ۶/۱۶۸)

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! دیکھا آپ نے! جب ایک شَخْص نے جُھوٹ کو چھوڑ کر سچ بولنے کا پُختہ اِرادہ کر لیا تو وہ کئی کبیرہ گُناہوں سے باز آگیا۔ معلوم ہوا کہ جُھوٹ تمام گُناہوں کی جڑ ہے۔ تمام بُری عادتوں میں سب سے بُری خَصلت ہے۔ جُھوٹ زبان سے بولا جائے خواہ عمل سے ظاہِر کیا جائے بہر صُورت قابلِ مَذمَّت ہے۔ جُھوٹ کا مطلب یہ ہے کہ حقیقت کے بر عکس کوئی بات کی جائے۔ (حدیقہ ندیہ، ج ۲، ص ۴۰۰) یعنی اگر کسی نے پُوچھا: آپ ہفتہ وار اجتِماع میں تشریف لائے تھے؟ اور جواباً کہہ دیا: جی ہاں! (حالانکہ شرکت نہیں کی)، کیا آپ نے کھانا کھا لیا ہے؟ اور جواباً کہہ دیا: جی ہاں! (حالانکہ کھانا نہیں کھایا تھا) تو یہ جُھوٹ ہوا، کیونکہ واقع (حقیقت) کے خِلاف ہے۔ جھوٹ بولنا ایسی بُری عادت ہے کہ ہر مذہب میں اِسے بُرائی سمجھا جاتا ہے، ہمارے پیارے دینِ اسلام نے اِس سے بچنے کی بہت تاکید کی ہے، قرآنِ پاک نے کئی مقامات پر اس کی مَذمَّت بَیان فرمائی اور جھوٹ بولنے والوں پر خُدا کی لَعْنت بھی ہے۔

جھوٹ اور آیاتِ کریمہ:

چُنانچہ پارہ 17 سُوْرَۃُ الْحَج آیت نمبر 30 میں اِرْشاد ہوتا ہے۔

وَاجْتَنِبُوْا قَوْلَ الزُّوْرِ ﴿۳۰﴾ تَرجَمۂ کنزالایمان: اور بچو جھوٹی بات سے۔

پارہ 14 سُوْرَۃُ النَّحْل کی آیت نمبر 105 میں اِرْشادِ باری تَعَالٰی ہے:

اِنَّمَا یَفْتَرِی الْكَذِبَ الَّذِیْنَ لَا یُؤْمِنُوْنَ بِاٰیٰتِ اللّٰهِ ۚ وَاُولٰٓىٕكَ هُمُ الْكٰذِبُوْنَ ﴿۱۰۵﴾

تَرجَمۂ کنزالایمان: جھوٹ بُہتان وہی باندھتے ہیں جو اللہ کی آیتوں پر ایمان نہیں رکھتے اور وہی

www.dawateislami.net

جُھوٹے ہیں۔ (پارہ:۱۴، النحل:۱۰۵)

صَدرُ الافاضِل حضرتِ علّامہ مَولانا مُفتی سَیِّد محمد نَعیمُ الدِّین مُرادآبادی رَحمۃُ اللہِ تعالٰی عَلَیہ فرماتے ہیں: جُھوٹ بولنا اور اِفتِرا کرنا(بُہتان لگانا) بے اِیمانوں ہی کا کام ہے۔(خزائن العرفان، پارہ:۱۴، النحل، تحت الآیۃ: ۱۰۵)

اِمامُ الْمُتَکَلِّمِین، حضرتِ علّامہ امام فَخرُالدِّین محمد بن عُمر رازی رَحمۃُ اللہِ تعالٰی عَلَیہ فرماتے ہیں: یہ آیتِ کریمہ اِس بات پر قَوِی دلیل ہے کہ جُھوٹ تمام کبیرہ گُناہوں میں سب سے بڑا گُناہ اور بدترین بُرائی ہے، کیونکہ جُھوٹ بولنے اور جُھوٹا الزام لگانے کی جُرأت وُہی شَخْص کرتا ہے، جسے اللہ عَزَّوَجَلَّ کی نشانیوں پر یقین نہ ہو یا جو شَخْص غیر مُسْلِم ہو اور اللہ عَزَّوَجَلَّ کا جھوٹ کی مَذمَّت میں اس طرح کا کلام فرمانا، نہایت ہی سخت تَنْبِیْہ ہے۔(التفسیر الکبیر:۷/ ۲۷۲، الجزء العشرون، ملتقطاً)

نیکیوں میں دل لگے ہر دم بنا عامِلِ سُنَّت اے نانائے حُسین!
جُھوٹ سے بُغض و حَسد سے ہم بچیں کیجئے رحمت اے نانائے حُسین!

(وسائلِ بخشش، ص:۲۵۸)

ایمان کمزور کردینے والا مَرَض:

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! اندازہ لگایئے! جُھوٹ بولنے والے کی قرآنِ پاک میں کیسی مَذمَّت بَیان فرمائی گئی ہے۔ بار بار جھوٹ بولنا ایمان کی کمزوری پر دلالت کرتا ہے اور جھوٹے شَخْص کے باطنی بِگاڑ کا بھی سبب بنتا ہے، جُھوٹ ایک ایسا مَرَض ہے جو اِیمان کو کمزور اور ناتُواں کرتا چلا جاتا ہے۔ جُھوٹ کا مَرَض لاحِق ہونے کا انداز بھی نِرالا اور غیر مَحْسُوس ہوتا ہے، انسان ہر بار جھوٹ بولتے ہوئے یہی سوچتا ہے کہ ایک بار جُھوٹ بولنے سے کونسا بڑا نُقصان ہو جائے گا۔ حالانکہ مُعاشَرے میں بگاڑ عُموماً جھوٹ بولنے کی وجہ سے ہی ہوتا ہے۔ جھوٹ بولنے والا اللہ عَزَّوَجَلَّ کے ہاں کَذّاب(بہت بڑا جھوٹا)

www.dawateislami.net

لکھ دیا جاتا ہے اور جہنّم میں داخِل ہو جاتا ہے۔

جھوٹ اور احادیثِ مبارکہ:

آیئے اِسی حوالے سے تین (3) فرامینِ مصطفٰی صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ سنتے ہیں۔

1. سچ بولنا نیکی ہے اور نیکی جنّت میں لے جاتی ہے اور جھوٹ بولنا فِسْق و فُجُور ہے اور فِسق و فُجُور (گناہ) دوزخ میں لے جاتا ہے۔ (صحیح مسلم، کتاب الادب، باب قبح الکذب، الحدیث: ۲۶۰۷، ص: ۱۴۰۵، ملتقطاً)

2. بیشک سچائی نیکی کی طرف لے جاتی ہے اور نیکی جنّت کی طرف لے جاتی ہے اور بیشک بندہ سچ بولتا رہتا ہے یہاں تک کہ اللہ عَزَّوَجَلَّ کے نزدیک صِدّیق یعنی بہت سچ بولنے والا ہو جاتا ہے۔ جبکہ جھوٹ گُناہ کی طرف لے جاتا ہے اور گُناہ جہنّم کی طرف لے جاتا ہے اور بے شک بندہ جُھوٹ بولتا رہتا ہے، یہاں تک کہ اللہ عَزَّوَجَلَّ کے نزدیک کذّاب یعنی بہت بڑا جُھوٹا ہو جاتا ہے۔ (بخاری، کتاب الادب، باب قول اللہ تعالٰی، ۴/۱۲۵، رقم: ۶۰۹۴)

3. بارگاہِ رسالت میں ایک شَخْص نے حاضِر ہو کر عَرْض کی: یا رَسُولَ اللہ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ! جہنّم میں لے جانے والا عَمَل کونسا ہے؟ فرمایا: جُھوٹ بولنا، جب بندہ جھوٹ بولتا ہے تو گُناہ کرتا ہے اور جب گُناہ کرتا ہے تو ناشُکری کرتا ہے اور جب ناشُکری کرتا ہے تو جہنّم میں داخِل ہو جاتا ہے۔ (المسند للامام احمد بن حنبل، مسند عبد اللہ ابن عمرو بن العاص، ۲/۵۸۹، رقم: ۶۶۵۲)

ہائے نافرمانیاں بدکاریاں بے باکیاں
آہ! نامے میں گناہوں کی بڑی بھرمار ہے
زِندگی کی شام ڈھلتی جارہی ہے ہائے نَفْس!
گرم روز و شَب گناہوں کا ہی بس بازار ہے

(وسائلِ بخشش، ص: ۴۷۸)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! دیکھا آپ نے! جُھوٹ کتنی ہَلاکت خیز بیماری ہے۔ انسان کے لگاتار

www.dawateislami.net

جھوٹ بولتے رہنے کی وجہ سے وہ اللہ عَزَّوَجَلَّ کے نزدیک بہت بڑا جھوٹا لکھ دیا جاتا ہے۔ ہم میں سے کوئی ہرگز یہ نہیں چاہے گا کہ ہمارا نام تھانے میں مُجرِموں کے رَجسٹر میں دَرْج کر دیا جائے اور اگر ایسا ہو جائے تو ہمارے دِن کا چین اور راتوں کی نیند و سُکون برباد ہو جائے، غور کیجئے! جب مُجرِموں کی فہرست میں اپنا نام دیکھنا کسی کو منظور نہیں تو خُدائے واحِد وقَہّار عَزَّوَجَلَّ کے نزدیک اگر کسی کو جھُوٹوں کی فہرست میں ڈال دیا جائے اور مُسَلْسَل جھُوٹ بولنے کی وجہ سے اسے کَذّاب یعنی بہت بڑا جھوٹا لکھ دیا جائے، ایک مُسلمان کو یہ بھی گوارا نہیں ہونا چاہیے۔ اسی طرح اگر کسی کو معلوم ہو کہ فُلاں راستے میں قدم قدم پر خطرہ ہے، اس پر جانے سے جان و مال کا نُقصان بھی ہو سکتا ہے، تو عَقْلمند شَخْص ہمیشہ اس راستے پر جانے سے بچتا رہے گا، مگر افسوس! ہمیں اپنی دنیا بہتر بنانے کی فِکْر تو ہر دَم لگی رہتی ہے، لیکن ہم اپنی آخِرت اچھی بنانے کی کوشش سے یکسر غافِل ہیں، ہم جانتے ہیں کہ جھوٹ جہنَّم کی طرف جانے والا ایک خطرناک راستہ ہے، مگر ہم سارے خطرات کو نظر انداز کرتے ہوئے بڑی تیزی سے اس راستے پر چلے جا رہے ہیں، افسوس صد کروڑ افسوس! اب تو جھوٹ بولنے والوں نے مَعَاذَ اللہ عَزَّوَجَلَّ جھوٹ کو بُرائی سمجھنا ہی چھوڑ دیا۔ دُنیا میں جھُوٹ بول کر چند ٹکوں کا فائدہ اُٹھانے والے، جھُوٹے چُٹکلوں کے ذریعے دوسروں کو ہنسانے والے، جھُوٹے خواب سُنا کر دوسروں کا دِل بہلانے والے، اپنے نام کے ساتھ جھوٹے اَلْقابات لگا کر حُبِّ جاہ (عزت و شُہرت کی مَحبَّت) کا سامان کرنے والے یاد رکھیں! کہ مرنے کے بعد جھوٹ کا عذاب ہر گز ہر گز برداشت نہ ہو سکے گا۔ چُنانچہ

جھوٹے شَخْص کو ملنے والے عَذابات:

نُور کے پیکر، تمام نبیوں کے سَرْوَر صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے اِرْشاد فرمایا: خَواب میں ایک شَخْص میرے پاس آیا اور بولا: چلئے! میں اُس کے ساتھ چَل دِیا، میں نے دو(2) آدمی دیکھے، ان میں ایک کھڑا اور دُوسرا بیٹھا تھا، کھڑے ہوئے شَخْص کے ہاتھ میں لَوہے کا زَنْبُور تھا، جسے وہ بیٹھے شَخْص کے ایک

www.dawateislami.net

جَبڑے میں ڈال کر اُسے گُدّی تک چِیر دیتا، پھر زَنْبُور نکال کر دُوسرے جَبڑے میں ڈال کر چِیرْتا، اِتنے میں پہلے والا جَبڑا اپنی اَصْلی حالت پر لَوٹ آتا، میں نے لانے والے شَخْص سے پُوچھا: یہ کیا ہے؟ اُس نے کہا: یہ جُھوٹا شَخْص ہے، اِسے قِیامت تک قَبْر میں یہی عذاب دیا جاتا رہے گا۔

(مساوئ الاخلاق للخرائطی، باب ماجاء فی الکذب وقبح ماأتی به اهله، ص: ۷۶، حدیث: ۱۳۱، جھوٹا چور، ص: ۱۴)

مشہور بُزُرگ حضرتِ سَیِّدُنا ابُوعبدُالرَّحْمٰن حاتِم اَصَمّ بلخی رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں: ہمیں یہ بات پہنچی ہے کہ "جھوٹا" دوزخ میں کُتّے کی شَکْل میں بدل جائے گا۔ "حسد کرنے والا" جہنَّم میں سُوَر کی شَکْل میں بدل جائے گا اور "غیبت کرنے والا" جہنَّم میں بندر کی شَکْل میں بدل جائے گا۔ (تنبیه المغترین، ص: ۱۹۴، از جھوٹا چور: ۱۰)

خَطاؤں کو میری مِٹا یاالٰہی! مجھے نیک خَصلت بنا یاالٰہی!
مجھے غیبت و چُغلی و بدگمانی کی آفات سے تُو بچا یاالٰہی!
زبان اور آنکھوں کا قُفْلِ مدینہ عطا ہو پئے مُصْطَفٰے یاالٰہی!

(وسائلِ بخشش، ص: ۱۰۰، ۱۰۱)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! اس روایت میں جہاں حَسَد کے مَذْمُوم جَذبے کو دِل میں جگہ دینے والوں اور لوگوں کی غیبت کرنے والوں کے لیے دَرْسِ عِبْرت ہے، وُہیں جُھوٹ بولنے والوں کیلئے بھی سبق مَوْجود ہے۔ جُھوٹ بول کر اِس فانی دُنیا میں وَقْتی کامیابی پانے والا پُھولے نہیں سَماتا، لیکن قَبْر و آخِرت میں سِوائے کفِ افسوس (یعنی افسوس سے ہاتھ مَلنے) کے اِس کے پاس کوئی اور چارہ نہ ہو گا۔ ذرا غور کیجئے! دُنیا میں داڑھ کا دَرْد نہ سہہ سکنے والا، آخِرت میں جبڑے چِیرے جانے پر ہونے والی تکلیف کس طرح برداشت کر سکے گا؟ دُنیا میں ایک مچھر کے کاٹ لینے پر بے قَرار ہو جانے والا، جھوٹ بولنے کی وجہ سے

www.dawateislami.net

قَبْر میں ہونے والے عذاب کو کس طرح سہہ سکے گا؟ اور بسا اَوقات تو ایسا بھی ہوتا ہے کہ جھوٹا شَخْص اپنے جھوٹ کی وجہ سے اس دنیا میں ہی قہرِ الٰہی میں مُبْتَلا ہو جاتا ہے۔ چُنانچہ

جُھوٹا چور:

ایک شَخْص نے اپنے چچا کے بیٹے (Cousin) کا مال چُرا لیا، مالِک نے چور کو حَرَمِ پاک میں پکڑ لیا اور کہا: یہ میرا مال ہے! چور نے کہا: تم جُھوٹ بولتے ہو! اُس شَخْص نے کہا: ایسی بات ہے تو قَسَم کھا کر دِکھاؤ! یہ سُن کر اُس چور نے (کعبہ شریف کے سامنے) "مَقامِ ابراہیم" کے پاس کھڑے ہو کر قَسَم کھا لی، یہ دیکھ کر مال کے مالِک نے "رُکْنِ یَمانی" اور "مَقامِ ابراہیم" کے درمیان کھڑے ہو کر دُعا کیلئے ہاتھ اُٹھا لئے، ابھی وہ دُعا مانگ ہی رہا تھا کہ چور پاگل ہو گیا اور وہ مکہ شریف میں اِس طرح چیخنے چِلّانے لگا: "مجھے کیا ہو گیا؟ اور مال کو کیا ہو گیا! اور مال کے مالک کو کیا ہو گیا!" یہ خَبَر اللہ عَزَّوَجَلَّ کے پیارے نبی صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے دادا جان حضرتِ سَیِّدُنا عَبْدُالْمُطَّلِب رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ کو پہنچی، تو آپ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ تشریف لائے اور وہ مال جَمْع کر کے جس کا تھا، اُس شَخْص کو دے دیا اور وہ اُسے لے کر چلا گیا، جب کہ وہ چور پاگلوں کی طرح (بھاگتا اور) چیختا چِلّاتا رہا، یہاں تک کہ ایک پہاڑ سے نیچے گِر کر مر گیا اور جنگلی جانور اُس کو کھا گئے۔

(اَخْبار مَکّۃ لِلاَزْرَقی: ۲/۲۶ مُلَخَّصًا)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! دیکھا آپ نے! چوری کرنے، جھوٹی قسم کھانے اور جھوٹ بولنے والا کیسے عِبْرَت ناک انجام سے دوچار ہوا۔ اس لیے ہمیں بھی چوری کرنے، جُھوٹی قسمیں کھانے اور خُصُوصاً جُھوٹ جیسے بدترین گُناہ سے بچنا چاہیے۔ (از جھوٹا چور، ص: ۳۰)

www.dawateislami.net

مَدَنی ماحول سے وابستہ ہو جائیں:

ہر طرح کے گُناہوں خُصُوصاً جھوٹ سے بچنے اور سچ کی عادت بنانے کے لیے دعوتِ اسلامی کے مَدَنی ماحول سے وابستہ ہو جائیں۔ یاد رکھئے! خَربوزے کو دیکھ کر خَربوزہ رنگ پکڑتا ہے، تِل کو گُلاب کے پُھول میں رکھ دیا جائے تو اُس کی صُحبت میں رہ کر گُلابی ہو جاتا ہے، اسی طرح تبلیغِ قرآن وسُنّت کی عالمگیر غیر سِیاسی تحریک دعوتِ اسلامی کے مَدَنی ماحول سے وابستہ ہو کر عاشقانِ رسول کی صُحبت میں رہنے والا، اللہ عَزَّوَجَلَّ اور اُس کے رَسُول صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی مہربانی سے بے وَقْعَت پتھر بھی ''اَنْمول ہیرا'' بن کر خُوب جگمگاتا ہے۔ (پردے کے بارے میں سُوال جواب، ص:۱۰۹) اگر ہم بھی جُھوٹ، غیبت، چُغلی، فلمیں ڈِرامے دیکھنے دکھانے، گانے باجے سُننے، سُنانے جیسی بُری عادتوں سے پیچھا چُھڑانا چاہتے ہیں تو ہاتھوں ہاتھ اس مَدَنی ماحول سے وابستہ ہو کر عملی طور پر دعوتِ اسلامی کے مدنی کاموں میں شرکت کی سعادت حاصل کرتے رہیں، عاشقانِ رسول کے مَدَنی قافلوں میں سُنّتوں کی تَرْبِیَت کیلئے راہِ خدا میں سفر اِخْتیار کریں، کامیاب زِندگی گُزارنے اور اپنی آخِرت سنوارنے کیلئے روزانہ فکرِ مدینہ کرتے ہوئے مَدَنی انعامات کے رِسالے میں دیے گئے خانے پُر کر کے ذِمہ دار کو ہر مَدَنی ماہ کی 10 تاریخ کا اِنتظار کیے بغیر، پہلی تاریخ کو ہی جَمْع کروانے کا معمول بنالیں۔ اس کے ساتھ ساتھ ہفتہ وار سُنّتوں بھرے اجتِماع، ہفتہ وار اجتماعی طور پر دیکھے جانے والے "مدنی مذاکرے" میں خود بھی شرکت اور دُوسروں تک بھی اس کی دعوت پہنچاتے رہیں، دعوتِ اسلامی کے ہر دلعزیز، 100 فیصد اسلامی چینل ''مَدَنی چینل'' خود بھی دیکھتے رہیں اور دُوسروں کو بھی دیکھنے کی ترغیب دِلاتے رہیں۔ اگر اِن مدنی کاموں میں مُستقل مزاجی کے ساتھ شرکت اور دعوتِ اسلامی کے مدنی ماحول میں اِستقامت نصیب ہو گئی تو اللہ عَزَّوَجَلَّ و رسول صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی محبت مزید پیدا ہو گی، صحابہ و اولیاء کا مُبارک فیضان جاری و ساری ہو جائے گا، گناہوں سے

دِل بیزار ہو گا اور فکرِ آخرت کے ساتھ سُنّتوں کے مُطابِق زندگی بَسر کرنے کا بھی ذِہن بنے گا۔اِنْ شَآءَاللہ عَزَّوَجَلَّ

ہمیں عالِموں اور بُزرگوں کے آداب سِکھاتا ہے ہر دم سَدا مَدَنی ماحول
یہاں سُنّتیں سیکھنے کو مِلیں گی دِلائے گا خوفِ خُدا مَدَنی ماحول

(وسائلِ بخشش، ص:۶۴۷)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

ہر عمل کا نتیجہ:

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! ہم دُنیا میں جو عَمَل کرتے ہیں، اُس کے نتائج بھی ہمارے سامنے آتے رہتے ہیں۔ اگر عَمَل نیک ہو تو اس کا نتیجہ بھی اچھا ہو گا اور اگر عَمَل بُرا ہو تو یقیناً اُس کا نتیجہ بھی بُرا ہی سامنے آئے گا۔ چُونکہ جُھوٹ بُرے اعمال سے تعلُّق رکھتا ہے، تو اس کے نَتائج بھی بُرے ہی نکلتے ہیں۔ بَسا اَوقات جُھوٹ بولنے میں بظاہر فائدہ محسُوس ہو رہا ہوتا ہے، مگر اَنجام بالآخِر بُرا ہی ہوتا ہے، اگر دُنیا میں بُرا نتیجہ سامنے نہ بھی آئے، تب بھی قَبْر و آخِرت میں اِس کے سبب ضَرور پکڑ ہو سکتی ہے۔ آیئے! اَحادیثِ مُبارَکہ میں بَیان کردہ جُھوٹ کی مُختلف تباہ کاریاں سُنتے ہیں۔

جُھوٹ کے بھیانک نَتائج:

☆...جب بندہ جُھوٹ بولتا ہے، اس کی بدبُو سے فِرشتہ ایک مِیل دُور ہو جاتا ہے۔ (ترمذی، باب ماجاء في الصدق والكذب، الحديث: ۱۹۷۹، ۳/۳۹۲) ☆... جُھوٹ بولنا سب سے بَڑی خِیانت ہے۔ (سنن ابي داود، كتاب الادب، باب في المعاريض، الحديث: ۴۹۷۱، ۴/۳۸۱) ☆... جُھوٹ ایمان کے مُخالِف ہے۔ (المسند للامام احمد بن حنبل، مسند ابي بكر الصديق، الحديث: ۱۶، ۱/۲۲) ☆...لوگوں کو ہنسانے کے لیے جُھوٹ بولنے والے

www.dawateislami.net

کیلئے ہَلاکت ہے۔(سنن الترمذي،كتاب الزهد، باب ماجاء من تكلم بالكلمة ليضحك الناس، الحديث:۲۳۲۲، ۱۴۲/۴) ☆...لوگوں کو ہنسانے کے لیے جھوٹ بولنے والا جہنَّم کی اِتنی گہرائی میں گِرتا ہے جو آسمان و زمین کے درمیانی فاصلے سے زِیادہ ہے۔(شعب الايمان، باب في حفظ اللسان، الحديث:۴۸۳۲، ۲۱۳/۴)

☆... جھوٹ بولنے سے مُنہ کالا ہوجاتا ہے۔(شعب الايمان، باب في حفظ اللسان، الحديث:۴۸۱۳، ۲۰۸/۴)

☆... جھوٹی بات کہنا کبیرہ گُناہ ہے۔(المعجم الكبير،الحديث:۲۹۳، ۱۴۰/۱۸ ملخصاً) ☆... جُھوٹ بولنا مُنافِق کی عَلامتوں میں سے ایک نِشانی ہے۔(صحيح مسلم، كتاب الايمان، باب خصال المنافق ، الحديث:۱۰۶، ص:۵۰)

☆... جھوٹ بولنے والے قِیامت کے دن، اللہ عَزَّوَجَلَّ کے نزدیک سب سے زِیادہ ناپسندیدہ اَفراد میں شامِل ہوں گے۔(كنزالعمال،الحديث:۴۴۰۳۷، ۳۹/۱۶)

میں فالتو باتوں سے رہوں دُور ہمیشہ ... چُپ رہنے کا اللہ سَلِیقہ تُو سکھا دے!

میں جُھوٹ نہ بولوں کبھی گالی نہ نِکالوں! ... اللہ مَرَض سے تُو گُناہوں کے شِفا دے!

(وسائلِ بخشش، ص۱۱۵)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! دیکھا آپ نے کہ جُھوٹ آخِرت کیلئے کتنی نُقْصان دِہ چیز ہے۔ اس لیے عَقْلمند وہی ہے کہ جو جُھوٹ سے پیچھا چُھڑا کر ہمیشہ سچ کا دامَن تھامے رہے۔ سچ بولنے سے اِنْسان نہ صِرف جھوٹ کی اِن وَعِیدوں سے بچ سکے گا بلکہ سچ بولنے کے فَوائد سے بھی مالامال ہو گا۔ چُنانچہ

سچ بولنے کے دس(10) فوائد:

حکیمُ الاُمّت، مُفتی احمد یار خان رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں: (1)جو شَخْص سچ بولنے کا عادی ہو جائے، اللہ عَزَّوَجَلَّ اُسے نیک کار بنادے گا۔(2)اس کی عادت اچھے کام کرنے کی ہو جائے گی۔(3)اُس کی

www.dawateislami.net

بَرَکت سے وہ مرتے وَقْت تک نیک رہے گا۔(4) بُرائیوں سے بچے گا۔(5) جو اللہ عَزَّوَجَلَّ کے نزدیک صِدّیق ہوجائے اس کا خاتِمہ اچھا ہوتا ہے۔(6)وہ ہر قسم کے عَذاب سے مَحفُوظ رہتا ہے۔(7) ہر قسم کا ثَواب پاتا ہے۔(8) دُنیا بھی اُسے سچّا کہنے، اچھا سمجھنے لگتی ہے۔(9) اُس کی عزّت لوگوں کے دِلوں میں بیٹھ جاتی ہے۔ (مرآۃ المناجیح،ج۶/ ۴۵۲)(10) سچ ایک ایسا نُور ہے جو سچ بولنے والوں کے دلوں کی ہدایت کا سبب بنتا ہے، جس قَدَر اُنہیں اپنے رَبّ عَزَّوَجَلَّ کا قُرب حاصِل ہوتا ہے، اُتنا ہی اُنہیں وہ نُور حاصِل ہوتا جاتا ہے۔ (تفسیر روح البیان، پ۲۲، الاحزاب، تحت الایۃ: ۳۵، ۱۷۵/۷)

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! دیکھا آپ نے سچ بولنے والے خُوش نصیب لوگ کیسے کیسے عَظِیمُ الشّان فَضائل اور دُنیا و آخِرت کے اِنْعامات سے سَرفَراز ہوتے ہیں، لہٰذا اگر ہم بھی ان اِنعامات و فَضائل کے حُصُول کے خواہِشمند ہیں تو ہمیں بھی اپنے آپ کو سچ کا خُوگر(عادی) بنانا ہوگا۔ واقعی جہاں سچ بولنے کے اُخْرَوی فَضائل و بَرَکات حاصِل ہوتے ہیں، وہیں بَسا اَوْقات بڑی بڑی دُنیوی پریشانیوں سے بھی نَجات مِل جاتی ہے، اِس ضِمْن میں ایک نہایت اِیمان افروز حِکایت سُنئے اور حق گوئی(سچ بولنے) کو اپنی گُفتار کا اہم ترین حصہ بنانے کی پُختہ نِیَّت کر لیجئے۔

سچا چرواہا:

حضرتِ نافِع رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ فرماتے ہیں: حضرت عبدُاللہ بن عُمر رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُمَا اپنے بعض ساتھیوں کے ساتھ ایک سفر میں تھے، راستے میں ایک جگہ ٹھہرے اور کھانے کے لیے دَسْتَر خوان بچھایا، اِتنے میں ایک چَرواہا (یعنی بکریاں چَرانے والا) وہاں آگیا، آپ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ نے فرمایا: آیئے، دَسْتَر خوان سے کچھ لے لیجئے، عَرض کی: میرا روزہ ہے، حضرتِ عبدُاللہ بن عمر رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ نے فرمایا: کیا تم اِس سَخْت گرمی کے دِن میں (نَفْل) روزہ رکھے ہوئے ہو، جبکہ تم ان پہاڑوں میں بکریاں چَرا

www.dawateislami.net

رہے ہو، اُس نے کہا: اللہ عَزَّوَجَلَّ کی قَسم! میں یہ اِس لیے کر رہا ہوں کہ زِندگی کے گُزرے ہوئے دِنوں کی تلافی (یعنی بدلہ ادا) کر لوں۔ آپ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ نے اُس کی پرہیزگاری کا امتحان لینے کے اِرادے سے فرمایا: کیا تم اپنی بکریوں میں سے ایک بکری ہمیں بیچو گے؟ اس کی قیمت اور گوشت بھی تمہیں دیں گے تاکہ تم اس سے روزہ اِفْطار کر سکو، اُس نے جواب دیا: یہ بکریاں میری نہیں ہیں، میرے مالک کی ہیں، آپ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ نے آزمانے کے لیے فرمایا: مالک سے کہہ دینا کہ بھیڑیا، ان میں سے ایک کو لے گیا ہے، غُلام نے کہا: تو پھر اللہ عَزَّوَجَلَّ کہاں ہے؟ (یعنی اللہ عَزَّوَجَلَّ تو دیکھ رہا ہے، وہ تو حقیقت کو جانتا ہے اور اس پر میری پکڑ فرمائے گا)، جب آپ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ مدینے واپس تشریف لائے تو اُس کے مالِک سے غُلام اور ساری بکریاں خرید لیں، پھر چَرواہے کو آزاد کر دیا اور بکریاں بھی اُسے تحفے میں دے دیں۔

(شُعَبُ الْاِیمان: ۳۲۹/۴، حدیث: ۵۲۹۱، مُلَخَّصاً از جھوٹا چور، ص:۱۶)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ سچ بولنے سے نہ صِرف اس دُنیا میں ڈھیروں بھلائیاں نصیب ہوتی ہیں بلکہ بندہ جُھوٹ جیسے گُناہ میں مُبتلا ہونے سے بھی بچ جاتا ہے۔ اس لیے ہمیشہ سچ بولنے کی عادت بنایئے اور جُھوٹ بولنے کی عادت سے جان چُھڑایئے!۔ کیسی ہی مُشکِل ہو، بڑی سے بڑی مصیبت آن پڑے، ہرگز ہرگز جُھوٹ کا سہارا نہ لیجئے اور سچ پر مَضبُوطی سے جَم جایئے۔ اِنْ شَآءَ اللہ عَزَّوَجَلَّ دِین و دُنیا کی بھلائیاں نصیب ہوں گی۔

سچ بولنے سے جان بچ گئی:

مَنْقول ہے کہ ایک دن حَجّاج بن یُوسُف چند قیدیوں کو قَتْل کروا رہا تھا، ایک قَیدی اُٹھ کر کہنے لگا: اے اَمیر! میرا تم پر ایک حق ہے۔ حَجّاج نے پُوچھا: وہ کیا؟ کہنے لگا: ایک دن فُلاں شَخْص تمہیں بُرا

www.dawateislami.net

بَھلا کہہ رہا تھا، تو میں نے تمہارا دِفاع (یعنی بچاؤ) کیا تھا۔ حَجّاج بولا: اِس کا گواہ کون ہے؟ اُس شخص نے کہا: میں اللہ عَزَّوَجَلَّ کا واسِطہ دے کر کہتا ہوں کہ جس نے وہ گُفتگو سُنی تھی وہ گواہی دے۔ ایک دوسرے قَیدی نے اُٹھ کر کہا: ہاں! یہ واقعہ میرے سامنے پیش آیا تھا۔ حَجّاج نے کہا: پہلے قَیدی کو رِہا کر دو، پھر گواہی دینے والے سے پوچھا: تجھے کیا رُکاوٹ تھی کہ تُو نے اُس قَیدی کی طرح میرا دِفاع (یعنی بچاؤ) نہ کیا؟ اُس نے سچّائی سے کام لیتے ہوئے کہا: "رُکاوٹ یہ تھی کہ میرے دل میں تمہاری پُرانی دُشمنی تھی۔" حَجّاج نے کہا: اسے بھی رِہا کر دو، کیونکہ اس نے بڑی ہِمّت کے ساتھ سچ بولا ہے۔

(وَفیاتُ الاَعْیان لابن خلکان: ۲۸/۲، از جھوٹا چور، ص:۱۹)

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! معلوم ہوا سچ بولنے والا ہمیشہ کامیاب ہوتا ہے، کیوں کہ "سانچ کو آنچ نہیں" یعنی سچ بولنے والے کو کوئی خطرہ نہیں، وہ سَر اسَر فائدے میں ہی ہے۔ مگر افسوس! صد افسوس! آج ہمارے مُعاشَرے میں جُھوٹ ایک وَبائی مَرَض کی صُورت اِخْتیار کر گیا ہے۔ مرد ہو یا عورت، چھوٹا ہو یا بڑا، اَمیر ہو یا غَرِیب، وَزِیر ہو یا اُس کا مشیر، افسر ہو یا کوئی چوکیدار، اَلْغَرَض! مُعاشَرے کا تَقْرِیباً ہر فرد اِس مَرَض کا مریض نظر آتا ہے۔ بد قسمتی سے آج کل ایسے مَواقع پر بھی جھوٹ کا سَہارا لے لیا جاتا ہے، جہاں سچ بولنے کی صُورت میں بھی کوئی دُنیوی نُقصان نہیں ہوتا۔

بچّوں سے جھوٹ بولنا:

اِنہی صُورتوں میں سے ایک، والِدَین کا اپنے کَم عُمر بچوں سے جُھوٹ بولنا بھی ہے۔ عُموماً دیکھا جاتا ہے کہ والِدَین چھوٹے بچّوں سے اپنی بات مَنْوانے کیلئے طرح طرح کے جُھوٹ بولتے ہیں۔ جیسے اِدھر آؤ بیٹا! چیز لے لو، پھر چلے جانا، (حالانکہ کچھ دینا نہیں ہوتا) یا چھوٹے بچّے کو بہلانے کیلئے یہ کہنا، کہ بیٹا چُپ ہو جاؤ، ہم تمہیں کِھلونے لا کر دیں گے۔ (جبکہ ایسا اِرادہ نہیں ہوتا) اسی طرح بات نہ ماننے پر انہیں

www.dawateislami.net

ڈرانے کے لیے جُھوٹ بول دینا۔ جیسے جلدی سو جاؤ ورنہ بلّی یا کُتّا آجائے گا وغیرہ وغیرہ۔ یادر کھئے! اس طرح کے تمام جُملے جھوٹ کو شامل ہیں اور کہنے والا جہاں خود جھوٹ کے سَبَب سَخت گنہگار ہو رہا ہوتا ہے، وہیں اِن جھوٹے جُملوں سے بچّے کی اَخلاقی تَربِیَت پر بھی گہرا اَثر پڑتا ہے، جس کے نتیجے میں وہ بچپن ہی سے سچ سننے اور سچ بولنے سے مَحروم ہو کر جھوٹ سننے اور جھوٹ بولنے کا عادی بن جاتا ہے۔ ایسے ماحول میں پَروَرِش پانے والا بچّہ جیسے ہی تھوڑا سمجھدار ہوتا ہے، بات بات پہ جھوٹ بولنے لگتا ہے، لہٰذا ہمیں اپنے بچّوں سے بھی جھوٹ نہیں بولنا چاہیے۔

حضرتِ سَیِّدُنا عبداللہ بن عامر رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ سے روایت ہے: مُصْطَفٰے جانِ رَحمت، شمعِ بزمِ ہدایت صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم ہمارے مَکان میں تشریف فرماتھے۔ میری ماں نے مجھے بُلایا کہ آؤ! تمہیں کچھ دُوں گی۔ حُضُور (صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم) نے فرمایا: کیا چیز دینے کا اِرادہ ہے؟ اُنہوں نے عَرض کی: کھجور دوں گی۔ اِرشاد فرمایا: اگر تُو کچھ نہیں دیتی تو یہ تیرے ذِمّے جُھوٹ لکھا جاتا۔ (سُنَنِ ابوداؤد: ۳۸۷/۴، حدیث ۴۹۹۱)

سچّی بات سِکھاتے یہ ہیں سِیدھی راہ چلاتے یہ ہیں
اپنی بنی ہم آپ بگاڑیں کون بنائے بناتے یہ ہیں

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! یہ بات بَخُوبی معلوم ہوگئی کہ بچّوں کے ساتھ بھی جُھوٹ بولنے کی شرعاً اِجازت نہیں، لہٰذا آج تک جس نے ایسا کیا اُسے فوراً سچّی توبہ کرنی چاہیے اور ہمیشہ سچ کی عادت اپنانی چاہیے۔ خُود بھی جُھوٹ سے بچئے اور اپنی اَولاد کو بھی اس بُری عادت سے بچانے کا سامان کیجئے۔ اس کیلئے شیخِ طریقت، اَمیرِ اہلسنّت، بانیِ دعوتِ اسلامی، حضرتِ علّامہ مولانا ابو بلال محمد الیاس عطّار قادِری رَضَوی ضِیائی دَامَتْ بَرَکَاتُھُمُ الْعَالِیَہ کے 36 صفحات پر مشتمل رِسالے **"جُھوٹا چور"** کا خُود بھی مُطالعہ کیجئے اور

www.dawateislami.net

اپنے بچّوں کو بھی یہ رِسالہ پڑھنے کی تَرغیب دلائیے۔اِنْ شَآءَ اللہ عَزَّوَجَلَّ جُھوٹ بولنے کی عادت سے جان چُھوٹ جائے گی۔

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

جُھوٹے القابات لگانا:

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! ہمارے ہاں چند ایسی اِصْطِلاحات ہیں، جو کسی خاص مَنْصب یا خاص ڈِگْری(Degree) پر دَلالت کرتی ہیں، لیکن دھوکہ، فریب اور بہت زِیادہ جُھوٹ بولنے کے سبب،اِن اِصْطِلاحات کو ایسے لوگ بھی اِسْتِعْمال کرتے نَظر آتے ہیں، جن کا اِن ڈِگریوں اور عُہدوں سے دُوردُور کا بھی تَعَلُّق نہیں ہوتا،اگر کچھ تَعَلُّق اور نِسبَت ہو بھی جائے، تب بھی یہ اَفراد اِن اِصْطِلاحات کو اِسْتِعْمال کرنے کے مَجاز نہیں ہوتے۔عُموماً وہ لوگ کہ جنہیں اَدْوِیات کا تھوڑا بہت علم ہوجائے یا جوبطور ڈِسْپِنْسَر (Dispenser)،یا کسی کلینک(Clinic) میں بطور ہیلپر(Helperیعنی مُعاوِن) کام کرچکے ہوں، تو وہ بھی اپنے آپ کو نہ صرف ''ڈاکٹر(Doctor)'' کہتے دِکھائی دیتے ہیں بلکہ اپنے لیے ''ڈاکٹر'' کالَفْظ کہلوانا پسند بھی کرتے ہیں، حالانکہ ''ڈاکٹر'' کالَفْظ ایک خاص ڈِگْری کی نِشاندہی کرتا ہے اوراسے وہی شَخْص اِسْتِعْمال کرسکتا ہے کہ جو اس کااَہْل بھی ہو۔ اِس کے عِلاوَہ کسی اور کا اسے اِسْتِعْمال کرنا قانوناًجُرْم اور شَرْعاًجُھوٹ کہلائے گا۔اِسی طرح بعض اَفْراد کو جب چند جَڑی بُوٹیوں کا علم ہو جائے یاعِلْمِ طِبْ کے بعض نُسخے پتہ چل جائیں تو وہ بھی اپنے نام کے ساتھ ''حکیم صاحب'' کہلوانے اور لکھنے میں بڑا فخر محسوس کرتے ہیں۔ حالانکہ یہ سَراسَر جُھوٹ اور دھوکہ ہے۔اسی طرح جھوٹ کا بازار اس قَدر گرم ہے کہ بعض علم سے کورے (خالی)لوگ بھی عُلَماء کی صَف میں گُھسنے سے دَریغ نہیں کرتے۔ہمارے یہاں لفظِ ''مولانا'' دِین کا علم رکھنے والوں کیلئے بولا جاتاہے، لیکن دیکھا گیاہے کہ نِرے جاہِل لوگ بھی صرف اسی لفظ کو نہیں بلکہ اس سے بڑھ کر ''**عَلَّامَہ وفَھَّامَہ**''(بہت زیادہ علم رکھنے والا

www.dawateislami.net

،بہت سمجھ بُوجھ رکھنے والا)وغیرہ جیسے الفاظ اپنے لیے اِستِعمال کرنے میں ذرا نہیں ہچکچاتے۔ حالانکہ ایسا کرنا سَراسَر جھوٹ اور نِرا وَبال ہے۔

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

غیر سیّد کا سادات بننا:

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! ہمارے مُعاشَرے میں پائی جانے والی باطِنی بیماریوں میں سے ایک بہت ہی خَطرناک بیماری ''حُبِّ جاہ'' بھی ہے، جس کا مطلب ہے شُہرت وعزّت کی خواہش کرنا۔ (نیکی کی دعوت، ص۸۷)اور یہ خواہش ہر فَساد کی جڑ ہے۔ بسا اَوقات یہ دِین کو بھی تباہ وبرباد کر دیتی ہے، اس لیے اِس سے بچنا بہت ضَروری ہے۔ ایک مُسلمان کے لیے تاجدارِ مدینہ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا یہ فرمانِ عِبرت نِشان ہی کافی ہے: کہ دو(2) بُھوکے بھیڑیے بکریوں کے ریوڑ میں اِتنی تباہی نہیں مچاتے جتنی تباہی حُبِّ جاہ و مال (یعنی مال و دَولت اور عزّت وشُہرت کی مَحبّت) مُسلمان کے دِین میں مَچاتی ہے۔ (ترمذی، کتاب الزھد، باب ماجاء فی اخذ المال، ۴/۱۶۶، حدیث ۲۳۸۳) بَیان کردہ حدیثِ پاک سے مَعلُوم ہوا کہ حُبِّ جاہ میں ہلاکت ہی ہلاکت ہے۔ اس ناپاک بیماری کی آفتوں کے سَبَب حضرتِ سَیِّدُنا ابُونَصر بِشْر حافی مَرْوَزِی رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں: میں کسی ایسے شَخْص کو نہیں جانتا جو اپنی شُہرت چاہتا ہو اور اس کا دِین تباہ وبرباد اور وہ خُود ذَلیل وخوار نہ ہوا ہو۔ (احیاء العلوم، کتاب ذم الجاہ والریاء، بیان ذم الشھرۃ۔۔۔ الخ، ۳/۳۴۰)

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! اندازہ لگائیے کہ اپنی شُہرت وعزّت کی خَواہش کرنا کیسا خطرناک مَرَض ہے۔ اسی مَرَض کا شِکار بَعض اَفراد ایسے بھی ہوتے ہیں کہ لوگوں سے عزّت پانے کیلئے جھوٹ کا سہارا لیتے ہوئے اپنی ذات بدلنے سے بھی گُریز نہیں کرتے۔ بَرِّصغیر پاک وہند میں ''سیّد'' کا لفظ ایسے لوگوں کے لیے بولا جاتا ہے، جن کا سِلْسِلۂ نَسَب اپنے والد کی طرف سے حُضُورِ اَنْور، شافعِ مَحشر صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم سے جا ملتا ہو۔ ہمارے ہاں جاہ و حَشْمت اور قدر و مَنْزِلَت کو پانے کیلئے بَعض غَیْرِ سیّد اَفراد

www.dawateislami.net

بھی اپنے آپ کو "سادات" کہلواتے ہیں، حالانکہ یہ بات حَقِیقَت سے بہت دُور ہوتی ہے۔

یاد رہے! اپنے حقیقی باپ کو چھوڑ کر کسی دوسرے کو اپنا باپ بتانا یا اپنے خاندان ونَسَب کو چھوڑ کر کسی دوسرے خاندان سے اپنا نَسَب جوڑنا حَرام اور جنَّت سے مَحروم ہو کر دوزخ میں لے جانے والا کام ہے۔ اس بارے میں بڑی سَخت وعیدیں حدیثوں میں آئی ہیں چُنانچِہ

حضرتِ عبدُاللہ بن عَمْرو رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْھُمَا سے مَرْوِی ہے: رَسُوْلُ اللہ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم نے فرمایا کہ جو شَخْص اپنے باپ کے غَیر کو اپنا باپ بنانے کا دعویٰ کرے۔ وہ جنَّت کی خُوشبو بھی نہیں سُونگھے گا، حالانکہ جنَّت کی خُوشبُو پانچ سو (500) بَرَس کی راہ سے پائی جائے گی۔ (الترغیب والترھیب، کتاب النکاح، الترھیب أن ینتسب...الخ، ۳/۵۲، الحدیث:۵)

دو جہاں کے سُلطان، سَرورِ ذیشان، محبوبِ رَحمٰن صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم کا فرمانِ عبرت نِشان ہے: جو اپنے باپ کے غَیر کو اپنا باپ بنانے کا دَعویٰ کرے، حالانکہ وہ جانتا ہے کہ وہ اس کا باپ نہیں ہے، تو اس پر جنَّت حَرام ہے۔ (بُخارِی، ۴/۳۲۶، حدیث:۶۷۶۶)

شیخِ طریقت، اَمیرِ اہلسنت، حضرت علّامہ مَولانا ابُوبلال محمد الیاس عطّار قادِری رَضَوی دَامَتْ بَرَکاتُھُمُ الْعَالِیَہ فرماتے ہیں: **میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو!** یہاں وہ لوگ عِبْرت حاصِل کریں جو لے پالک بچّے کا دِل رکھنے کیلئے اُس پر اپنے آپ کو حقیقی باپ ظاہِر کرتے ہیں اور وہ بھی بے چارہ عُمر بھر اُسی کو اپنا حقیقی باپ سمجھتا ہے، اپنے سچّے باپ کو اِیصالِ ثَواب اور اُس کیلئے دُعا کرنے تک سے مَحرُوم رہتا ہے۔ یاد رکھئے! ضَروری دستاویزات، شَناختی کارڈ، پاسپورٹ اور شادی کارڈ وغیرہ میں بھی حقیقی باپ کی جگہ منہ بولے باپ کا نام لکھوانا حَرام اور جہنَّم میں لے جانے والا کام ہے۔ طلاق شُدہ یا بیوہ عَورتیں بھی اپنے اگلے گھر کے بچوں کو اُن کے حَقِیقی باپ کے مُتَعَلِّق اندھیرے میں رکھ کر آخِرت کی بربادی کا سامان نہ کریں۔ عام

www.dawateislami.net

بول چال میں کسی کو ابّا جان کہہ دینے میں حَرَج نہیں جبکہ سب کو مَعلُوم ہو کہ یہاں "جسمانی رشتہ" مُراد نہیں۔ہاں اگر ایسے "ابّا جان" کو بھی کسی نے سگا باپ ظاہِر کیا تو گنہگار و عذابِ نار کا حَق دار ہے۔

شَیخُ الحدیث، حضرتِ مولانا عَبْدُ الْمُصطَفٰے اَعظَمی رَحمَۃُ اللہِ تعَالٰی علَیہ فرماتے ہیں: آج کل بے شُمار لوگ اپنے آپ کو صدّیقی و فارُوقی و عُثمانی و سیّد کہنے لگے ہیں! اِنہیں سوچنا چاہیے کہ وہ لوگ ایسا کرکے کتنے بڑے گناہ کے دَلْدَل میں پھنسے ہوئے ہیں۔ خُداوندِ کریم عَزَّوَجَلَّ ان لوگوں کو صِراطِ مستقیم پر چلنے کی تَوفِیق عَطا فرمائے اور اِس حَرام و جہنَّمی کام سے اِن لوگوں کو توبہ کی تَوفِیق عَطا فرمائے۔(آمین)

(جہنم کے خطرات ص: ۱۸۲ ملخصًا)(پردے کے بارے میں سوال جواب، ص:۳۷۹)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

مذاق میں جھوٹ بولنا:

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! اس میں کوئی شک نہیں کہ جُھوٹ ہمارے مُعاشَرے میں ایک وائرس (جراثیم) کی طرح پھیلا ہوا ہے۔ شاید ہی ہماری کوئی بیٹھک یعنی مَجْلِس جھوٹ سے مَحفُوظ ہوتی ہو، خُصُوصاً مذاق میں جھوٹ بولنا تو بہت عام ہے، خُوش گپیوں کیلئے مَحْفِل سجانا اور پھر اسے رنگ دینے کیلئے جھوٹے چُٹکلے، جھوٹی کہانیاں اور جھوٹے قصّے سنا کر لوگوں کو ہنسانا، اسی طرح موبائل فون کے ذریعے افواہیں اُڑانا، سوشَل مِیڈیا (Social Media) کے ذریعے کسی کی طرف جُھوٹی بات مَنْسُوب کرکے پھیلانا تو گویا مَعیُوب ہی نہیں سمجھا جاتا، حالانکہ اِن سب باتوں میں شَیْطان کی خُوشی اور اپنی آخِرت کی بربادی ہے۔ جُھوٹ کی مُرَوَّجَہ صُورتوں میں سے ایک اور خَطرناک صُورت کورٹ (عدالت) میں جُھوٹی گواہی دینا بھی ہے۔ جُھوٹ کی یہ صُورت یعنی کورٹ (عدالت) میں جُھوٹی گواہی دینا سب میں خَطرناک ہے، کیونکہ اِس سے لوگوں کے حُقُوق اور عزّت و آبرو کو نُقصان پہنچتا ہے اور اس سے مُعاشَرتی نِظام میں

www.dawateislami.net

خَلَل واقع ہوتا ہے۔

رَسُوْلُ اللہ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے اِرْشاد فرمایا: جُھوٹی گواہی، اللہ عَزَّوَجَلَّ کے ساتھ شِرک کے برابر ہے۔(سنن الترمذی، ابواب الشھادات، باب ماجاء فی شھادۃ الزور، ۴/۱۳۳) اِسی طرح جھوٹی قسمیں کھانا بھی اِنْتہائی بُری خَصلَت ہے، ہمارے یہاں جُھوٹی قسمیں کھاکر ترقّی پانے کو بڑا کارنامہ سمجھا جاتا ہے اور جو جُھوٹ سے دامَن بچاتے ہوئے ہمیشہ سچ بولنے کا عادی ہو، اُسے بے وقوف، کم عَقْل، نادان اور اَحمَق سمجھا جاتا اور بسا اَوقات سچ کو تَرقّی کی راہ میں رکاوٹ تَصَوُّر کِیا جاتا ہے۔ یہی وجہ ہے کہ بسا اَوقات مَذمُوم مَقاصِد کے لیے جُھوٹی قَسم اُٹھانے سے بھی دَریغ نہیں کِیا جاتا۔ حالانکہ یہ بھی گُناہِ کبیرہ ہے۔ آیئے! جُھوٹی قسمیں کھانے کے مُتَعلّق دو(2) فَرامینِ مُصْطَفٰے سُنتے ہیں:

1. کبیرہ گُناہ، تین(3) ہیں، شرک، والدین کی نافرمانی، جُھوٹی قَسم اور کسی کو قَتْل کرنا۔

(بخاری، کتاب الایمان والنذور، ۴/۲۹۵، الحدیث: ۶۶۷۵)

2. جو اپنی قَسم کے ذریعے کسی مُسلمان کا حق چھینے، تو اللہ عَزَّوَجَلَّ اُس پر جہنَّم کو واجِب اور جنَّت کو حَرام کردے گا۔ "صحابۂ کرام (عَلَیْہِمُ الرِّضْوَان) نے عَرْض کی: یارَسُوْلَ اللہ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ! اگر وہ معمولی شَے ہوتو؟ فرمایا: اگرچہ لُوبان ہی ہو۔ (مسلم، کتاب الایمان، رقم الحدیث: ۱۳۷، ص: ۸۲)

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! دیکھا آپ نے کہ میٹھے مُصْطَفٰے صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے جھوٹی قسمیں کھاکے دوسروں کا مال دبانے والے کے لیے جہنَّم میں داخلے کی وَعِید سنائی ہے۔ بَیان کردہ صُورتوں کے عِلاوَہ بھی دیگر کئی صُورتوں میں جھوٹ بولا جاتا ہے۔ جیسے جھوٹی تَعریفیں کرنا، جھوٹے خَواب سنانا، جھوٹی وَکالت کرنا، جھوٹے وعدے کرنا، جھوٹی خَبَریں پھیلانا، یکم اپریل پر جُھوٹ بول کر اپریل فُول منانا، اَلْغَرَض! بے شُمار صُورَتوں میں جھوٹ ایک ناسُور (ہمیشہ رہنے والے زخم) کی طرح ہمارے مُعاشَرے میں پھیلتا

www.dawateislami.net

جارہاہے۔ جھوٹ اور اس جیسی دیگر ظاہِری وباطِنی بیماریوں سے بچنے کیلئے دعوتِ اسلامی کے مَدَنی ماحول سے وابستہ ہو جایئے، زَبان کو غیر ضَروری باتوں سے بچانے کیلئے زَبان کا قُفلِ مدینہ لگالیجئے، ہر ہفتے مَدَنی مُذاکرے اور سُنَّتوں بھرے اِجتِماع میں شرکت کو اپنا معمول بنالیجئے، مَدَنی انعامات پر عمَل اور عاشِقانِ رسول کے ساتھ ہر ماہ تین (3) دن کے مَدَنی قافلے میں سَفَر کیجئے، اِنْ شَآءَ الله عَزَّوَجَلَّ دُنیاوآخِرت کی ڈھیروں بھلائیاں نَصِیب ہوں گی۔

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! یاد رکھئے! جھوٹ ناجائز و گناہ ہے، مگر بعض صورتیں ایسی بھی ہیں کہ جن میں کسی غرضِ صحیح اور ضرورت کے پیشِ نظر شریعت نے جھوٹ بولنے کی اجازت بھی دی ہے اور اس میں گناہ نہیں البتہ ❀ جس اچھے مقصد کو سچ بول کر حاصل کیا جاسکتا ہو اور جھوٹ بول کر بھی، تو اُس کو حاصل کرنے کے لیے جھوٹ بولنا حرام ہے ❀ اگر اچھا مقصد جھوٹ سے حاصل کر سکتا ہو اور سچ بولنے میں حاصل نہ ہو گا تو اب بعض صورتوں میں جھوٹ بھی جائز بلکہ بعض صورتوں میں واجب ہے، جیسے (1) کسی بے گناہ کو ظالم شخص قتل کرنا چاہتا ہے یا اِیذا دینا چاہتا ہے اور وہ اس کے ڈر سے چھپا ہوا ہے، ظالم نے کسی سے دریافت کیا کہ وہ کہاں ہے؟ تو وہ اگرچہ جانتا ہو تو کہہ سکتا ہے مجھے معلوم نہیں (2) یا کسی کی امانت اس کے پاس ہے، کوئی اسے چھیننے کیلئے پوچھتا ہے کہ امانت کہاں ہے؟ یہ انکار کر سکتا ہے کہ میرے پاس اس کی امانت نہیں۔ ("ردالمحتار"، کتاب الحظر والإباحۃ، فصل فی البیع، ج۹، ص۷۰۵) (3) اسی طرح دو مسلمانوں میں اِختلاف ہے اور یہ ان دونوں میں صُلح کرانا چاہتا ہے، تو ایک کے سامنے یہ کہہ دے کہ وہ تمھیں اچھا جانتا ہے، تمھاری تعریف کرتا ہے یا اس نے تمھیں سلام کہا ہے اور دوسرے کے پاس بھی اسی قسم کی باتیں کرے تاکہ دونوں میں عداوت کم ہو جائے اور صلح ہو جائے۔ (4) نیز بیوی کو خوش کرنے کے لیے کوئی بات خلافِ واقع کہہ دے (تو بھی جھوٹ نہیں)۔

www.dawateislami.net

("الفتاوی الھندیۃ"، کتاب الکراھیۃ، الباب السابع عشر في الغناء، ج ۵، ص ۳۵۲.)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

بَیان کا خلاصہ:

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! آج ہم نے جُھوٹ کی تباہ کاریوں کے مُتَعَلِّق سُنا، یقیناً جُھوٹ سب بُرائیوں کی جڑ ہے، اگر کوئی جُھوٹ سے بچنے کا پُختہ اِرادہ کرلے تو سچ بولنے کی بَرَکت سے دیگر کئی گُناہوں سے بھی بچ سکتا ہے۔ جُھوٹا شَخْص آخِرت میں تو رُسوا ہوگا ہی، لیکن اگر جُھوٹ سے دُنیا میں اس کا پردہ ہٹ جائے تو بھی ایسا شَخْص ذَلیل و خوار ہوتا ہے۔ جُھوٹ بولنے والے سے فِرشتہ ایک مِیْل دُور چلا جاتا ہے اور وہ اللہ عَزَّوَجَلَّ کا ناپسندیدہ بندہ بن جاتا ہے۔ لہٰذا ہمیں چاہیے کہ دِیگر گناہوں کے ساتھ ساتھ "جھوٹ" کے خِلاف اِعلانِ جنگ کرتے ہوئے تمام گُناہوں سے بچنے کی کوشش جاری رکھیں۔ اللہ عَزَّوَجَلَّ ہمیں عَمَل کرنے کی تَوفِیق عَطا فرمائے۔ اٰمِیْن بِجاہِ النَّبِیِّ الْاَمِیْن صلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

مَجلِس وُکَلاء و ججز کا تعارف:

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! وَکالت ہمارے مُعاشَرے کا اَہَم تَرِین شُعبہ ہے، تبلیغِ قُرآن و سُنَّت کی عالمگیر غیر سِیاسی تحریک دعوتِ اسلامی جہاں کم و بیش 97 شُعْبہ جات میں دِینِ اسلام کا پیغام عام کررہی ہے، وہیں "وَکالت" سے مُنْسلِک اَفراد کی اِصْلاح کے لیے "مَجْلِسِ وُکَلا و ججز" کے ذَرِیعے نیکی کی دَعوت پھیلا رہی ہے اور انہیں دعوتِ اسلامی کے مَدَنی ماحول سے وابستہ کرتے ہوئے، اس مَدَنی مقْصَد "مجھے اپنی اور ساری دُنیا کے لوگوں کی اِصْلاح کی کوشش کرنی ہے۔ اِنْ شَآءَ اللہ عَزَّوَجَلَّ" کے مُطابِق زِندگی

www.dawateislami.net

گُزارنے اور فکرِ آخِرت کرنے کا مَدَنی ذِہن بھی بنارہی ہے۔

اللہ کرم ایسا کرے تجھ پہ جہاں میں
اے دعوتِ اسلامی تیری دھوم مچی ہو

12 مَدَنی کاموں میں سے ایک مدنی کام مدنی قافلہ بھی ہے!

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! سُنّتوں کی خِدمت کے لیے ذیلی حلقے کے 12 مَدَنی کاموں میں بڑھ چڑھ کر حصہ لیجئے۔ ذیلی حلقے کے 12 مَدَنی کام، مُسلمانوں کو راہِ سنّت پر چلانے اور عاشِقانِ رسول میں سُنّتوں کی مدنی بہاریں عام کرنے میں بہت مُعاوِن ہیں۔ ذیلی حلقے کے 12 مَدَنی کاموں میں سے ماہانہ ایک مَدَنی کام، ہر ماہ تین (3) دن کے "مَدَنی قافلے میں سفر کرنا" بھی ہے۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ مَدَنی قافلے میں عاشِقانِ رسول کی صُحبت کی بَرَکت سے جہاں علمِ دین سیکھنا، علمِ دِین سے مالا مال کتب و رسائل پڑھنا مُیَسَّر آتا ہے، وہیں لوگوں کو نیکی کی دعوت دینے اور بُرائیوں سے منْع کرنے کا ثَواب بھی ہاتھ آتا ہے۔ یاد رکھئے! ہماری نیکی کی دعوت سے اگر کوئی ایک اسلامی بھائی بھی سُنّتوں کا پیکر اور نمازی بن گیا، تو اُسے اُن نیک اعمال کا ثَواب تو ملے گا ہی، ساتھ میں ہمارے نامۂ اعمال میں بھی ثَواب لکھا جاتا رہے گا۔

فرمانِ مُصْطَفٰی صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم ہے: نیکی کی طرف رَہنُمائی کرنے والا بھی نیکی کرنے والے کی طرح ہے۔ (سُنَنُ التِّرْمِذِی، ج ۴، ص ۳۰۵، حدیث ۲۶۷۹) آپ بھی ہر ماہ تین (3) دن کے مَدَنی قافلے میں سَفَر کرنے کی نِیَّت فرمالیجئے، اِنْ شَآءَ اللہ عَزَّوَجَلَّ ڈھیروں بھلائیاں نصیب ہوں گی۔ آیئے! ترغیب کے لئے مدنی قافلے کی مَدَنی بہار سُنتے ہیں:

مَدَنی بہار:

ایک اسلامی بھائی کے بَیان کا خُلاصہ ہے: دعوتِ اسلامی کے مُشکبار مَدَنی ماحول سے وابستہ ہونے

سے پہلے میں گُناہوں کے دَلدل میں پھنسا ہوا تھا، مَعَاذَ اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ بِلا ناغہ شراب پینا، ماں باپ کو ستانا اور نمازیں قَضا کرنا میرا مشْغلہ تھا، پھر ایک دن میرے بھانجے نے مجھے دعوتِ اسلامی کے مَدَنی قافلے میں سفر کی دعوت پیش کی، پہلے تو میں ٹال مٹول سے کام لیتا رہا، لیکن اُنہوں نے ہِمّت نہ ہاری اور مجھ پر اِنْفرادی کوشش جاری رکھی اور آخر کار میں نے ماہِ محرم الحرام میں شہیدانِ کربلا رِضْوَانُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہِم اَجْمَعِیْن کے ایصالِ ثَواب کی نیت سے مَدَنی قافلے میں سَفَر اِخْتیار کر لیا، دورانِ مَدَنی قافلہ نیکی کی دعوت اور سُنّتوں بھرے بیانات سننے اور بانیِ دعوتِ اسلامی حضرت علاّمہ مولانا ابو بلال محمد الیاس عطارؔ قادری رَضَوی دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ کے مختلف مَوضُوعات پر مُشْتَمِل رسائل کا مُطالَعہ کرنے کا مَوقَع مِلا، اِن بَیانات اور پُر تاثیر تَحریر کا مُجھ گُناہ گار پر ایسا اَثَر ہوا کہ میرے دل میں مَدَنی اِنْقلاب برپا ہو گیا۔ اَلْغَرَض! مَدَنی قافلے کی بَرَکت سے مجھے اپنی سابقہ گُناہوں بھری زِندگی پر نَدامت ہونے لگی، میرا سَر شَرم سے جھک گیا اور میں نے اپنے تمام پچھلے گُناہوں بالخُصُوص شراب نوشی سے سچی تَوبَہ کی، نمازوں کی پابندی اور ماں باپ کی فرمانبرداری کا عَزْمِ مُصَمَّم کر لیا۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ مَدَنی قافلے کی بَرَکت سے میں نے سر پر سبز سبز عِمامے شریف کا تاج سجا لیا اور ایک مُٹّھی داڑھی شریف رکھنے کی بھی نیت کر لی اور اب ایک مسجد میں مُؤَذِّن کی حیثیت سے خدمات سر انجام دے رہا ہوں۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

بات چیت کرنے کی سنتیں اور آداب:

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! بیان کو اِختتام کی طرف لاتے ہوئے سُنَّت کی فَضیلت اور چند سُنَّتیں اور آداب بیان کرنے کی سَعادت حاصِل کرتا ہوں۔ تاجدارِ رِسالت، شَہَنْشاہِ نَبُوَّت صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کا فرمانِ جنّت نشان ہے: جس نے میری سُنَّت سے مَحَبَّت کی اُس نے مجھ سے مَحَبَّت کی اور جس نے مجھ سے مَحَبَّت کی وہ جنّت میں میرے ساتھ ہو گا۔

www.dawateislami.net

(مِشْکاۃُ الْمَصابِیح، ج ۱ ص ۵۵ حدیث ۱۷۵ دارالکتب العلمیۃ بیروت)

سینہ تری سُنَّت کا مدینہ بنے آقا
جنّت میں پڑوسی مجھے تم اپنا بنانا

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! آیئے دعوتِ اسلامی کے مَطبُوعہ رسالے "101 مَدَنی پھول" سے بات چِیت کے حوالے سے چند اَہم مَدَنی پُھول سُنتے ہیں: ❀ مُسکرا کر اور خندہ پیشانی سے بات چِیت کیجئے۔ ❀ مُسلمانوں کی دِلجُوئی کی نیّت سے چھوٹوں کے ساتھ مُشفِقانہ اور بڑوں کے ساتھ مُؤدَّبانہ لہجہ رکھئے۔ ❀ چِلاّ چِلاّ کر بات کرنے سے حددرجہ اِحتیاط کیجئے۔ ❀ چاہے ایک دن کا بچّہ ہو اچّھی اچّھی نیّتوں کے ساتھ اُس سے بھی آپ جناب سے گُفتگو کی عادت بنایئے آپ کے اَخلاق بھی اِنْ شَآءَ اللہ عَزَّوَجَلَّ عُمدہ ہوں گے اور بچّہ بھی آداب سیکھے گا۔ ❀ بات چِیت کرتے وَقت پردے کی جگہ ہاتھ لگانا، اُنگلیوں کے ذَرِیعے بدَن کا مَیل چُھڑانا، دُوسروں کے سامنے باربار ناک کو چُھونا یا ناک یا کان میں اُنگلی ڈالنا، تُھوکتے رہنا اچھی بات نہیں۔ ❀ جب تک دوسرا بات کر رہا ہو، اِطمینان سے سُنئے، بات کاٹنے سے بچئے نیز دورانِ گُفتگو قہقہہ لگانے سے بچئے کہ قَہقَہہ لگانا سُنَّت سے ثابِت نہیں۔ بات کرتے وَقت ہمیشہ یاد رکھئے کہ زیادہ باتیں کرنے سے ہیبت جاتی رہتی ہے۔ ❀ کسی سے جب بات چِیت کی جائے تو اُس کا کوئی صحیح مقصد بھی ہونا چاہیے اور ہمیشہ مُخاطب کے ظرف اور اُس کی نَفْسِیات کے مُطابِق بات کی جائے۔ ❀ بدزَبانی اور بے حیائی کی باتوں سے ہر وَقت پرہیز کیجئے، گالی گلوچ سے اِجتِناب کرتے رہئے اور یاد رکھئے کہ کسی مُسلمان کو بِلا اجازتِ شَرعی گالی دینا حرامِ قَطعی ہے (فتاوٰی رضویہ، ج ۲۱، ص ۱۲۷) اور بے حیائی کی بات کرنے والے پر جنَّت حرام ہے۔ حُضُور تاجدارِ مَدینہ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے فرمایا: اُس شَخص پر جنَّت حرام ہے جو فُحش گوئی (بے حیائی کی بات) سے کام لیتا ہے۔ (کتابُ الصَّمْت مع موسوعۃ الامام ابن ابی الدنیا، ج ۷ ص ۲۰۴ رقم ۳۲۵)

www.dawateislami.net

طرح طرح کی ہزاروں سنّتیں سیکھنے کیلئے مکتبۃُ المدینہ کی مطبوعہ دو(2) کُتُب بہارِ شریعت حصّہ 16 (312 صفحات) نیز 120 صَفَحات کی کتاب "سُنّتیں اور آداب" ھدِیّۃً حاصِل کیجئے اور پڑھئے۔ سُنَّتوں کی تربِیَت کا ایک بہترین ذَرِیعہ دعوتِ اسلامی کے مَدَنی قافلوں میں عاشِقانِ رسول کے ساتھ سنّتوں بھرا سفر بھی ہے۔(101 مَدَنی پھول، ص۲۷)

عاشقانِ رسول، آئیں سنت کے پھول
دینے لینے چلیں، قافلے میں چلو

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

دعوتِ اسلامی کے ہفتہ واراجتماع میں پڑھے جانے والے 6 دُرودِ پاک اور 2 دُعائیں:

(1) شبِ جُمُعہ کا دُرُود: اَللّٰھُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ وَبَارِکْ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدِنِ النَّبِیِّ الْاُمِّیِّ الْحَبِیْبِ الْعَالِی الْقَدْرِ الْعَظِیْمِ الْجَاہِ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَصَحْبِہٖ وَسَلِّمْ

بُزُرگوں نے فرمایا کہ جو شخص ہر شبِ جمعہ (جمعہ اور جمعرات کی درمیانی رات) اِس دُرُود شریف کو پابندی سے کم از کم ایک مرتبہ پڑھے گا موت کے وقت سرکارِ مدینہ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلہٖ وسلَّم کی زِیارت کرے گا اور قبر میں داخل ہوتے وقت بھی، یہاں تک کہ وہ دیکھے گا کہ سرکارِ مدینہ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلہٖ وسلَّم اسے قبر میں اپنے رحمت بھرے ہاتھوں سے اُتار رہے ہیں۔ (اَفضَلُ الصَّلَوات عَلٰی سَیِّدِ السّادات ص ۱۵۱ ملخصًا)

(2) تمام گناہ معاف: اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی سَیِّدِنَا وَمَوْلَانَا مُحَمَّدٍ وَّعَلٰی اٰلِہٖ وَسَلِّمْ

حضرتِ سیِّدُنا انس رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ سے روایت ہے کہ تاجدارِ مدینہ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلہٖ وسلَّم نے فرمایا: جو شخص یہ دُرُودِ پاک پڑھے اگر کھڑا تھا تو بیٹھنے سے پہلے اور بیٹھا تھا تو کھڑے ہونے سے پہلے اس کے گناہ معاف کر دیئے جائیں گے۔ (اَیضاً ص ۶۵)

www.dawateislami.net

(3) رحمت کے ستّر دروازے صَلَّی اللہُ عَلٰی مُحَمَّد

جو یہ دُرُودِ پاک پڑھتا ہے تو اس پر رحمت کے 70 دروازے کھول دیئے جاتے ہیں۔ (اَلْقَوْلُ الْبَدِیْع ص ۲۷۷)

(4) چھ لاکھ دُرُود شریف کا ثواب

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ عَدَدَ مَا فِیْ عِلْمِ اللہِ صَلَاۃً دَائِمَۃً بِدَوَامِ مُلْکِ اللہِ

حضرت احمد صاوِی عَلَیْہِ رَحمَۃُ اللہِ الْہَادِی بعض بزرگوں سے نقل کرتے ہیں: اس دُرُود شریف کو ایک بار پڑھنے سے چھ لاکھ دُرُود شریف پڑھنے کا ثواب حاصل ہوتا ہے۔ (اَفْضَلُ الصَّلَوات عَلٰی سَیِّدِ السَّادات ص ۱۴۹)

(5) قُربِ مُصْطَفٰے صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ کَمَا تُحِبُّ وَتَرْضٰی لَہٗ

ایک دن ایک شخص آیا تو حضورِ انور صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے اسے اپنے اور صِدّیقِ اکبر رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ کے درمیان بٹھا لیا۔ اس سے صحابۂ کرام رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُم کو تعجّب ہوا کہ یہ کون ذی مرتبہ ہے! جب وہ چلا گیا تو سرکار صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے فرمایا: یہ جب مجھ پر دُرُود پاک پڑھتا ہے تو یوں پڑھتا ہے۔ (اَلْقَوْلُ الْبَدِیْع ص ۱۲۵)

(6) دُرُودِ شَفَاعت

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّ اَنْزِلْہُ الْمَقْعَدَ الْمُقَرَّبَ عِنْدَکَ یَوْمَ الْقِیَامَۃِ

شافعِ اُمَم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کا فرمانِ معظم ہے: جو شخص یوں دُرودِ پاک پڑھے، اُس کے لیے میری شفاعت واجب ہو جاتی ہے۔ (الترغیب والترھیب ج ۲ ص ۳۲۹، حدیث ۳۱)

(1) ایک ہزار دن کی نیکیاں

جَزَی اللہُ عَنَّا مُحَمَّدًا مَا ھُوَ اَھْلُہٗ

www.dawateislami.net

حضرتِ سیِّدُنا ابنِ عباس رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُما سے روایت ہے کہ سرکارِ مدینہ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وسلَّم نے فرمایا: اس کو پڑھنے والے کیلئے ستر (70) فرشتے ایک ہزار (1000) دن تک نیکیاں لکھتے ہیں۔

(مَجْمَعُ الزَّوَائِد ج ۱۰ ص ۲۵۴ حدیث ۱۷۳۰۵)

(2) گویا شبِ قدر حاصل کرلی

لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ الْحَلِیْمُ الْکَرِیْمُ، سُبْحٰنَ اللّٰہِ رَبِّ السَّمٰوٰتِ السَّبْعِ وَرَبِّ الْعَرْشِ الْعَظِیْمِ۔

(یعنی خُدائے حَلیم وکریم کے سِوا کوئی عِبادت کے لائِق نہیں، اللہ عَزَّوَجَلَّ پاک ہے جو ساتوں آسمانوں اور عرشِ عظیم کا پَروردگار ہے)

فرمانِ مُصْطَفٰے صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ: جس نے اس دعا کو 3 مرتبہ پڑھا تو گویا اُس نے شَبِ قَدْر حاصل کرلی۔ (ابنِ عَساکِر، ج:۱۹، ص:۱۵۵، حدیث:۴۴۱۵)

www.dawateislami.net